A Research Review of the Teachings of Khuwaja Muhammad Abdul Ghaffar Alias Pir Mitha Sain (R.A)

1. **Shabana Machi**
PhD Scholar
Department of Comparative Religion & Islamic Culture,
University of Sindh, Jamshoro
Email:
solangishabana786@gmail.com

2. **Dr. Naheed Arain**
Associate Professor
Department of Comparative Religion & Islamic Culture,
University of Sindh, Jamshoro
Email:
arainnaheed@gmail.com

To cite this article:
1. Shabana Machi , 2. Dr. Naheed Arain . Jan – June (2024) Urdu
خواجہ محمد عبدالغفار المعروف پیر مٹھاسائیں رح کی تعلیمات کا تحقیقی جائزہ
Al-Bahis Journal of Islamic Sciences Research, 1(2),50-63 Retrieved from https://brjisr.com/index.php/brjisr/article/view/14

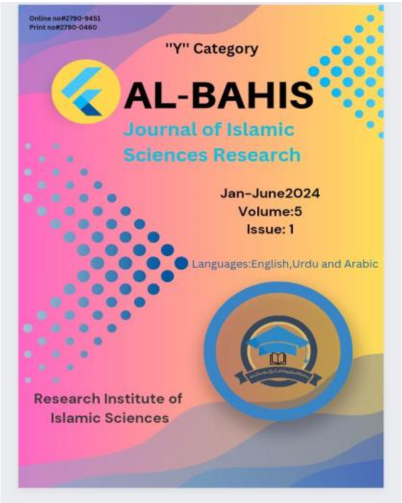

Attribution-NonCommercial-ShareAlike 4.0 International (CC BY-NC-SA 4.0)

OPEN ACCESS

خواجہ محمد عبدالغفار المعروف پیر مٹھا سائیں رح کی تعلیمات کا تحقیقی جائزہ

A Research Review of the Teachings of Khuwaja Muhammad Abdul Ghaffar Alias Pir Mitha Sain (R.A)

Abstract

This study effort focuses on the scholastic services provided by Khwaja Muhammad Abdul Ghaffar, also referred to as Pir Mitha Saeen (R.A.). This study looks at how the community's way of life and character were affected by Pir Muhammad Abdul Ghaffar's educational services, with a focus on how a happy, disciplined system was established. The article describes how a unique community was founded in Rehmatpur with a focus on piety, purity, and adherence to Shariah. The regime imposed regulations on congregational prayer, music-related events were prohibited, and Shariah-based dispute resolution was the norm. The study also looks at instruction and training provided throughout Ramadan, emphasizing the value of religious instruction for people of all genders. The study also makes clear how Pir Abdul Ghaffar's teachings may transform people's lives, uphold morality, and foster a sense of spirituality. The study goes deeper into Pir Abdul Ghaffar's teachings and wise counsel, emphasizing the value of having genuine beliefs, remembering Allah, and following Shariah regulations. By carefully examining the teachings and practices of Pir Abdul Ghaffar, the study hopes to illuminate the profound influence that his spiritual guidance has had on individuals and society at large.

Keywords: Pir Mitha Saeen (R.A.), Rehmatpur, Shariah, Religious, Spirituality.

کلیدی الفاظ: پیر مٹھا سائیں، رحمت پور، شریعت، مذہبی، صوفی، صوفیانہ۔

خواجہ محمد عبدالغفار المعروف پیر مٹھا سائیں رح کی تعلیمی خدمات کا لوگوں کے رہن سہن اور طور اطوار پر واضح اثر مرتب ہوا اور ایک ایسا نظام معرض وجود میں آیا جس کے مطابق زندگی گزارنا ہر ایک کیلئے باعث سعادت بنا۔ یہ ان کی تعلیمات کے اثرات تھے، جس کے باعث لوگوں میں ایک نظم و ضبط قائم ہوا۔

جب پیر محمد عبدالغفار رح نے رحمت پور میں مستقل قیام فرمایا تو یہاں ہر طرف سے مخلوق جوق در جوق ان کی خدمت میں آنے لگی اور ان کے خلفاء شہر شہر، نگر نگر چل کر پیغام حق پہنچانے لگے۔ سندھ کے ہر گوشے سے پنجاب، قلات، لس بیلا، مکران و ساحلی علاقوں سے لوگ آنے لگے۔ بنگال میں بھی ایک خلیفہ بھیجا، جہاں چار ہزار لوگ ان کے دست بیعت ہوئے۔ ان کی وفات ہوگئی تو دوسرا خلیفہ بھیجا۔ اب رحمت پور اللہ کے ذاکرین کا ‘‘ہیڈ کوارٹر’’ تھا اور روحانیت کے متلاشی لوگوں کے لیے ‘‘باب الفیض’’ تھا۔

رحمت پور کی بستی دنیا کے شہروں و دیہاتوں سے منفرد و ممتاز بستی تھی، جہاں عملاً نظام مصطفیٰ نافذ تھا۔ اس بستی کی بنیاد تقویٰ و طہارت پر رکھا گیا تھا۔ ہر آنے والا یہاں آکر خود کو ایک نئی دنیا میں محسوس کرتا تھا، جہاں جھوٹ، خیانت و ملاوٹ نہیں تھی۔ بازاری اشیاء استعمال نہیں کی جاتی تھیں۔ شہر سے متصل آلودہ پانی پر اگنے والی سبزیاں استعمال نہیں کی جاتی تھیں، بلکہ باقرانی سے آنے والی تازہ سبزیاں استعمال کی جاتی تھیں، جو کہ پاک صاف پانی پر اگائی جاتی تھیں۔ ہر طرف ذکر اللہ کی گونج جاری رہتی تھی۔ کوئی اللہ اللہ کر رہا ہوتا تو کوئی پیر صاحب کے ترانے پڑھنے میں مشغول رہتے تھے۔ کوئی مستی میں مدہوش تو کوئی عشق کے نشے میں مستغرق رہتے تھے۔

ہر نماز پر یہ قدسی صفات کامل اکمل ولی اللہ آکر بیٹھتے تھے، جن کے چہرے سے نور چمکتا رہتا تھا۔ کسی کو نظریں اٹھا کر دیکھتے تھے تو اس کی رگوں میں محبتوں و مسرتوں کا سمندر ٹھاٹھیں مارنے لگتا۔ کسی پر غیض و غضب کی نگاہ کرتے تو اس پر قیامت برپا ہو جاتی۔ کسی کے قلب پر انگلی رکھ لے اس کا دل اللہ اللہ پکارنا شروع کردے۔ ہر ایک کو اپنے الطاف کریمانہ و عنایات شاہانہ سے نوازتے۔ ان کے صاحبزادے رئیس العلماء تھے، جو شریعت کے آفتاب اور طریقت کے منور ماہتاب تھے۔ ان کے خلفاء آسمانِ سعادت کے تاباں ستارے تھے۔ ان کے فقراء محبت کے متوالے تھے۔ دین کے رکھوالے تھے۔ ان کی بارگاہِ ذیجاہ میں شریعت، طریقت، حقیقت و معرفت کی تعلیمات مل رہی تھی۔ اس منظر کو دیکھ کر قرون اولیٰ کے صوفیائے کرام کا خانقاہی نظام یاد آجاتا تھا۔ آپ سندھ کی سرزمین پر محبین و متعلقین کے دلوں میں اسلامی انقلاب لے آئے۔ عوام میں جوش و جذبے کی ایک نئی روح پھونک دی۔

آپ نے صوفیائے متقدمین کے طرز پر ایک خانقاہی نظام کا قیام کیا، جس میں مرد، خواتین، بچوں اور عمر رسیدہ افراد سے متعلق قوانین بنائے گئے۔ ہر درگاہی فقیر پر لازم تھا کہ ان قوانین پر عمل کرے۔ حتیٰ کہ اس نظام کے دستور میں خلاف ورزی کرنے والے پر جرمانہ بھی مقرر کیا گیا تھا، پر جرمانے کی نوبت شاذ ہی آتی تھی۔ لوگ اس نظام پر جبراً و کرہاً نہیں بلکہ بخوشی عمل کرتے تھے، بلکہ اس نظام میں نجات اور اس پر عمل کرنے کو سعادت مانتے تھے۔ اس نظام کے چند اصول پیش نظر ہیں۔

(۱) نماز باجماعت ادا کی جائے گی

اس نظام کا ایک اصول تھا کا درگاہ پر رہنے والا یا باہر سے آنے والا ہر شخص نماز باجماعت ادا کرے گا۔ بغیر شرعی عذر کے جماعت کے ساتھ نماز نہ پڑھنے والے پر چار آنے جرمانہ عائد کیا جاتا۔ آپ نے فرمایا: "میرا بیٹا نہ آئے تو اس سے ایک روپیہ جرمانہ وصول کیا جائے۔ اگر میں نہ آؤں تو مجھ سے دو روپے جرمانہ لیا جائے اور جو جرمانہ ادا نہ کرے اس کی ٹوپی اتار دی جائے۔"

فقیر غلام محمد بروہی کو نماز کی حاضری لینے کیلئے انچارج مقرر کیا گیا، جو جماعت کے ساتھ نماز پر نہیں آتا تھا اس سے جرمانہ وصول کرتا تھا۔ اگر کوئی جرمانہ ادا نہ کرتا تو اس کی ٹوپی یا پگڑی اتار دیتا تھا۔ اس قانون میں کسی کے ساتھ بھی کوئی رعایت نہیں برتی جاتی تھی۔ ایک روز بروہی فقیر سے فرمایا کہ جو فقیر لنگر کے کام میں مصروف ہونے کی وجہ سے جماعت میں شریک نہ ہو پائیں تو ان سے جرمانہ نہ لیا جائے کیونکہ لنگر کا کام بھی عبادت ہے۔[1]

(۲) تہجد کی پابندی کی جائے گی

رحمت پور کے باسٹھ گھروں کے ہر ایک باسی پر لازم تھا کہ غفاری مسجد میں آکر تہجد نماز ادا کرے، تہجد نماز کی باقاعدہ حاضری ہوتی تھی۔ جو کوئی تہجد پر نہ پہنچ پاتا اس کو دو گھنٹے تک درگاہ پر جاگ کر پہرہ دینے کی سزا دی جاتی۔ اس طرح حویلی کے اندر خواتین کی بھی تہجد کی حاضری ہوتی تھی۔

---

[1] کرم اللہ، محمد، "سوانح حیات حضرت خواجہ محمد عبدالغفار رحمۃ اللہ علیہ"، جامعہ مدینۃ العلم، صالح آباد، کراچی، رجب ۱۴۳۱ھ، ص ۲۲
Karamullah, Muhammad, ""Sawaneh Hayat Hazrat Khuwaja Muhammad Abdul Ghaffar (R.A)", Jamia Madina-tul-Ilm, Saleh Abad, Karachi, Rajab 1431, p 22

(۳)ریڈیو یا گانا بجانا نہیں ہوگا

ان دنوں ٹیلیویژن اتنا عام نہیں ہوا تھا، ریڈیو ہوتے تھے، لیکن درگاہ پر اور کسی بھی گھر میں کوئی ریڈیو نہیں تھا۔ کسی گھر سے موسیقی کی آواز نہیں آتی تھی۔[2]

(۴)غیر شرعی رسوم کو ترک کیا جائے گا

شادی ہو یا غمی، ختنہ ہو یا تہوار تمام لوگوں پر لازم تھا کہ کوئی بھی کسی غیر شرعی رسم پر عمل نہیں کرے گا۔ ہر معاملے میں شریعت پر عمل کیا جائے.

(۵)وراثت وترکہ شریعت کے مطابق ہوگا

کوئی فقیر انتقال کر جاتا تو اس کی جائداد کی تقسیم شرعی قانون کے مطابق ہوگی۔ لڑکیوں کو بھی وراثت کا شرعی حصہ ملے گا۔

(۶)معاملات میں پولیس یا عدالت سے رجوع نہیں کیا جائے گا

رحمت پور کے مکینوں و عام جماعت پر لازم ہے کہ اپنے معاملات کو شرعی طریقے کے مطابق حل کریں۔ کوئی معاملہ درپیش ہو تو کسی صالح عالم سے مسئلہ پوچھ کر اس پر عمل کیا جائے۔ مشاجرات یا جھگڑوں کی نوبت آئے تو پولیس یا عدالت میں جانے کی بجائے شرعی طریقے سے تصفیہ کیا جائے۔ اس مقصد کیلئے دربار پر علماء و خلفاء کی ایک کمیٹی تشکیل دی گئی، جو فقراء کے معاملات کو حل کرتی تھی۔ خلیفہ عاشق محمد اور خلیفہ امیر الدین اس کمیٹی کے اہم رکن تھے۔ پیر سائیں بذاتِ خود فقیروں کے نجی وذاتی معاملات میں مداخلت نہیں کرتے تھے۔[3]

(۷)کاروبار شرعی طریقے کے مطابق کیا جائے گا

دوکانداری یا کاشت کاری یعنی تجارت وزراعت سے وابستہ فقیروں پر لازم ہے کہ وہ کاروبار کے شرعی مسائل سیکھیں۔ اپنے کاروبار میں سچائی، خلوص، امانتداری و کفایت شعاری کا مظاہرہ کریں۔ جھوٹ، ملاوٹ، خیانت سے اجتناب برتیں۔ اگر شراکت دار ہیں تو اپنے پارٹنر کے ساتھ پوری ایمانداری سے معاملات چلائیں۔

(۸)شرعی مسائل سیکھنا ہونگے

ہر فقیر کیلئے ضروری ہے کہ وہ روزمرہ کی زندگی کے مسائل سیکھے۔ اس کیلئے اکثر و بیشتر گھنٹوں بیٹھ کر درس دیتے تھے اور خلفاء مدرس بھی مقرر کیے گئے تھے.

رمضان کا تربیتی کورس

رمضان کا چاند نظر آنے سے پہلے آپ پوری جماعت کے سامنے اعلان کرتے تھے کی تمام فقراء رحمت پور میں آکر رہیں اور دین کے مسئلے سیکھیں۔ رحمت پور کے مکینوں کیلئے حکم تھا کہ رمضان کا پورا مہینہ دوسرے کام کاج چھوڑ کر پورا وقت دین سیکھنے میں مصروف ہو جاؤ۔ پوری جماعت مہمانوں اور شہریوں کی سحری وافطاری کا انتظام پیر سائیں خود کیا کرتے تھے۔ پورا مہینہ فقیروں کو شرعی و روحانی تربیت دیتے تھے۔ نیز ان کی تربیت کیلئے علماء و خلفاء کو بھی مسائل یاد کرانے کیلئے تعینات کیا جاتا تھا۔ قاری خان محمد کو فقیروں کو قرآن کا درست تلفظ سکھانے کیلئے بٹھایا کہ حروف کی ادائیگی سمجھائیں۔ ق اور ک کا فرق سمجھائیں، س، ث، ص کی مخرجات سکھائیں۔

اس تربیت میں مبلغین کو تبلیغ **کرنا سکھایا جاتا .**

ہر فقیر کو چھ کلمے یاد کرائے جاتے۔

---

[2]عبدالرحیم، ''پیر مٹھا رحمت اللہ علیہ اور تبلیغ اسلام''، الطاہر، سلسلہ نمبر ۱۹، عذرا عروج پرنٹنگ پریس، حیدرآباد، ۱۹۹۱ء، ص ۸۱
Mufti Molana, Abdul Raheem, “Pir Mitha Rehmatullah Alayeh aur Tableegh-e-Islam”, Al-Tahir-9, Azra Urooj Printing Press, Hyderabad, 1991, p 81

[3]عباسی، حاجی خیر محمد، ''ارشاداتِ حضرت پیر مٹھا رحمۃ اللہ علیہ''، الطاہر، سلسلہ نمبر ۱۹، عذرا عروج پرنٹنگ پریس، حیدرآباد، ۱۹۹۱ء، ص ۵۶
Abbasi, Haji Khair Muhammad, “Irshadat-e-Hazrat Pir Mitha (R.A)”, Al-Tahir-19, Azra Urooj Printing Press, Hyderabad, 1991, p 56

وضو کی اور صبح و شام کی مسنون دعائیں یاد کرائی جاتیں۔

استنجاء، وضو، تیمم، غسل، پاکی ناپاکی کے مسائل سکھائے جاتے۔

نماز کی شرائط، ارکان، واجبات، نماز کو توڑنے اور مکروہ بنانے والے عمل کے مسائل سکھائے جاتے۔

صاحبِ نصاب لوگوں کو زکوات کے مسائل سکھائے جاتے۔

حج پر جانے والوں کو حج کے مسائل سکھائے جاتے تھے۔ مدینہ پاک کی حاضری کے آداب سکھائے جاتے۔

کاروباری فقیروں کو بیوپار کے مسائل سکھائے جاتے۔

گھریلو زندگی کے روز مرہ کے معاملات سکھائے جاتے۔

حقوق العباد، والدین کے حقوق، اولاد کے حقوق، میاں بیوی کے حقوق، پڑوسیوں کے حقوق سکھلائے جاتے، بچوں کی تربیت کا بھی خصوصی اہتمام کیا جاتا۔[4]

تعلیم نسواں

آپ نے جس طرح مرد حضرات کی تعلیم و تربیت کا اہتمام کیا، اسی طرح خواتین کی تربیت کی طرف بھی خصوصی توجہ مرکوز کی۔ آپ گھٹنوں خطاب کر کے انہیں مسائل سکھاتے۔ ان کی صاحبزادی خواتین کو تعلیم دیتی تھیں۔ حیض نفاس و دیگر زنانہ مسائل سکھاتی تھیں۔ آپ نے فرمایا کہ خواتین کو فرضی علوم پڑھاؤ، پاکی و ناپاکی کے مسائل ضرور سکھلاؤ۔

پیر صاحب خود بھی خواتین کی تبلیغ و نصیحت کیلئے بہت وقت دیتے تھے۔ انہیں پردے، شوہر کی فرمانبرداری، حقوق العباد کی تربیت دیتے۔ ان تعلیمات میں سے کچھ درج ذیل ہیں:

دیور سے پردہ کرنا چاہئے۔

عورت تیز خوشبودار تیل اور پاؤڈر اور آواز والے زیورات اور زیب والا برقعہ یا خوشنما چادر پہن کر باہر نہ نکلے۔

بچوں کو منانے کیلئے جھوٹ بات نہ گھڑے۔ جیسے اکثر خواتین بچوں کو منانے کیلئے کہتی ہیں: "چپ کرو تمہیں گڑ دیتی ہوں" اور بچہ جب خاموش ہو جاتا ہے تو اسے کوئی چیز نہیں دی جاتی، تو یہ ناجائز دلاسہ ایک قسم کا جھوٹ ہے۔

پیر مٹھا سائیں کی تعلیم و تلقین سے خواتین اس قدر سنت و شریعت سے باخبر ہوتی تھیں کہ انہیں نماز کی مستحبات، سنتیں واجبات، فرض و مکروہ نماز کو توڑنے والے عمل، غسل و تیمم کے مسائل اور حیض نفاس کے مسائل بر زبان یاد ہوتے تھے۔ شادیوں میں ڈھول تاشے اور موسیقی پر رقص کرنا ترک کر کے روزہ، نماز پنجگانہ اور تہجد پڑھنے کی پابند ہو گئیں۔[5]

مسائل و الجھنوں کا حل دریافت کریں

اس درگاہی نظام میں یہ بات بھی شامل تھی کہ کوئی بھی فقیر اپنا ظاہری و باطنی، علمی یا روحانی الجھن کا حل پیر سائیں سے بغیر کسی روک ٹوک کے پوچھ سکتا ہے، لیکن اس کیلئے کچھ اوقات میں سوال نہ پوچھنے کی پابندی تھی، مثلاً آپ نے فرمایا:

فرض نماز کے بعد جلدی سنتیں ادا کرنی چاہئیں۔ کچھ لوگ فرض کے بعد آکر مسئلہ پوچھتے ہیں، ایسا نہ کریں۔

---

(4) کرم اللہ، محمد، "سوانح حیات حضرت خواجہ محمد عبدالغفار رحمۃ اللہ علیہ"، جامعہ مدینۃ العلم، صالح آباد، کراچی، رجب ۱۴۳۱ھ، ص ۱۲

Karamullah, Muhammad, “”Sawaneh Hayat Hazrat Khuwaja Muhammad Abdul Ghaffar (R.A)”, Jamia Madina-tul-Ilm, Saleh Abad, Karachi, Rajab 1431, p 12

(5) مورائی، فتح محمد عطاری، "گنجینۂ حیات غفاریہ"، ڈاکٹر عبداللطیف چنہ درگاہ اللہ آباد شریف، کنڈیارو، ۱۹۷۴ء، ص ۱۷۷

Morai, Fateh Muhammad Attari, “Ganjeen-e-Hayat Ghaffaria”, Dr. Abdul Latif Channa, Dargah Allah Abad Sharif, Kandiaro, 1974, p 177

فرض نماز سے پہلے کوئی دروازے پر کھڑے ہوجاتا ہے اور اس وقت سوال پوچھتا ہے، دوسری جانب جماعت منتظر ہوتی ہے، ایسا نہ کیا جائے۔

تقریر کے درمیان سوال نہ پوچھا جائے، تقریر کے درمیان گفتگو کرنا بیوقوفی ہے۔

نماز فجر کے بعد حلقہ مراقبہ ہوتا ہے، اس وقت بھی سوالات نہ پوچھے جائیں۔ مراقبے کے بعد سوال کیا جاسکتا ہے۔

اگر کسی کو تفصیلی سوالات پوچھنے ہوں تو وہ خط لکھ کر پوچھ سکتا ہے۔

حضرت پیر عبدالغفارؒ اس درگاہی نظام کی نگرانی خود کیا کرتے تھے۔ خلفاء و فقراء سے وقتاً فوقتاً پوچھ تاچھ کرتے رہتے تھے، جس کی وجہ سے ہر ایک پر ایک ہیبت طاری رہتی تھی کہ کہیں مرشد ناراض نہ ہوجائیں۔ اسی لیے ہر کوئی اس نظام پر عملدرآمد کرنے میں ہر وقت پابند رہتے تھے۔ آپ کچھ روز سفر پر جاتے تھے اور جب واپس لوٹتے تھے تو فقراء کو اپنے پاس طلب کرکے ہر ایک سے الگ الگ پوچھتے تھی کہ تہجد پڑھتے تھے؟ جماعت کے ساتھ نماز پڑھتے تھے؟ اگر خدانخواستہ کسی کا جواب نفی میں ملتا تھا تو اس کی سخت سرزنش کیا کرتے۔ پھر حویلی جاتے تھے تو رحمت پور کے جمع فقیرنیوں کو بلا کر ان میں سے ہر ایک سے الگ الگ پوچھتے تھے کہ نماز پڑھتی تھی؟ تہجد نماز پڑھتی تھی؟ پھر اگر کسی نے نفی میں جواب دیا تو اس کو سخت تنبیہ کرتے تھے۔[6]

تربیت کے اثرات

حضرت پیر عبدالغفارؒ کی اس تربیت و اصلاح نے عملی طور پر لوگوں کو ایک نئی زندگی عطا کی۔ ہر ایک شخص امن و سکون کے زندگی گزارنے لگا۔ ان کے تمام مریدین باشرع، باریش، سر پر پگڑی، ہاتھ میں تسبیح، جیب میں دندان، نماز پنجگانہ باجماعت، نماز کی پابندی، خواتین پردہ دار، خواتین ڈھول، گانے بجانے والی غیر شرعی شادی میں ہرگز نہ جاتیں، کسی بھی مرید کے دروازے پر پالتو کتا نہ ہوتا۔ غم و دکھ میں بھی شریعت کو ملحوظ خاطر رکھا جاتا۔ میت کی وراثت تقسیم کرتے تھے تو لڑکیوں کو پورا حصہ دیتے تھے۔ رحمت پور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت و شریعت کے عین مطابق ڈھل گیا۔ اس کے ساتھ ساتھ ہر فقیر کے من میں تبلیغ کا ایسا ولولہ پیدا ہوا کہ ہر فقیر دین کا مبلغ بن گیا۔ رحمت پور کے اس روحانی مرکز سے ایسے مبلغین نکلے جنہوں نے دین کا درد دل میں لیکر ملک کے شہر شہر، گاؤں گاؤں، گلی گلی نگر نگر میں ہزاروں بھٹکے ہوئے لوگوں کو صراط مستقیم پر چلنے کا شعور دیا۔ ان کے فیض برکت اور صحبت کے کمال اثر اور نوری نظر سے کئی چور، ظالم، زانی، خونی، ڈاکو برائیاں ترک کرکے نیک اور دین دار بن گئے۔ شرابی، نشئی، فاسق و فاجر گناہوں سے تائب ہو کر نیک صالح ہو گئے۔[7]

تعلیمات غفاریہ

حضرت پیر عبدالغفارؒ نے عوام الناس کو کئی وصیتیں کیں اور انہیں تعلیم دے کر ان میں دین کی سمجھ پیدا کی۔ ذیل میں ان کی کچھ علمی نصیحتوں کا تذکرہ شامل کیا جاتا ہے۔

ذکر سے عقائد کو درست رکھیں

آپؒ نے فرمایا: خشک کپڑے کو صابن نہیں لگتا۔ پہلے اسے گیلا کیا جاتا ہے پر صابن لگایا جاتا ہے، تب کپڑا صاف ہوتا ہے۔ ذکر اللہ صابن ہے، پہلے درست عقیدہ و الفت کا گیلا پن ہو تو اثر ہوگا۔

کثرت سے ذکر الٰہی کرو

---

(6) سومرو فتح محمد، بخشی، "گنجینۂ حیاتِ غفاریہ"، سندھو پرنٹرز، حیدرآباد، ۱۹۷۴، ص ۱۳۸-۱۴۰

Soomro, Fateh Muhammad, Bakhshi, "Ganjeen-e-Hayat-e-Ghaffaria", Sindhu Printers, Hyderabad, 1974, p 138-140

(7) حسینی منظور علی مہیسر، فقیر، "دنیا دم گذر"، آل پاکستان مہیسر سوشل ویلفیئر تنظیم، مرکز لاڑکانہ، سندھ، ۲۰۰۴ء، ص ۱۱۵

Hussaini, Manzoor Ali Mahesar, Faqir, "Dunya Dam Guzar", All Pakistan Mahesar Social Welfare, Larkana, Sindh, 2004, p 115

آپ رح فرماتے: دنیاو آخرت کے غموں کا علاج ذکر الٰہی ہے۔ ذکر میں رب تعالیٰ نے ایسی تاثیر رکھی ہے کہ رنج والم کو مٹا کر اطمینان قلب بخشتا ہے، اس لیے اللہ کا ذکر کثرت سے کرو۔ حدیث قدسی میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

من شغله ذکری عن مسالتی اعطیته افضل ما اعطی السائدین (8)

"جس کو میرے ذکر نے ایسا مشغول کیا ہے کہ مجھ سے کچھ طلب بھی نہیں کر رہا تو میں اسے مانگنے والوں سے بھی بہتر عطا کروں گا۔"

فَاذْكُرُوْنِیْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْالِیْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ(9) "آپ میرا ذکر کرو، میں آپ کو یاد کروں گا"

جب اللہ ہمیں یاد کرے تو پھر تشویش کیسی؟

مسجد کے آداب بجالائیں

آپ رح نے فرمایا: مساجد عبادت کیلئے اور اللہ کے ذکر کیلئے ہیں، محفلوں کیلئے نہیں، مساجد میں دنیاوی گفتگو نہ کریں، شور و غل نہ کریں۔

اصل کام دین کا ہے

آپ رح نے فرمایا: اصل کام دین کا ہے، باقی سب دنیا میں رہ جائے گا تو بقدر ضرورت دنیا کام بھی کرنا ہے۔ اللہ والے دنیا کا کام اس طرح کرتے ہیں جیسے پانی سے گزرنے والا مجبوری میں جوتے سر پر رکھ لیتا ہے۔

عالم کو اللہ والوں کی صحبت ضروری ہے

آپ رح نے فرمایا: عالم کو اللہ والوں کی صحبت ضروری ہے۔ پہلے عالم علم پڑھ کر پھر اللہ والوں کی صحبت اختیار کرتے تھے، جہاں بھی کوئی اللہ کا ولی دیکھتے تھے ان کی محبت میں سفر کر کے چلے جاتے تھے۔ اللہ والوں کی تصنیفات کا مطالعہ کرتے تھے اور آجکل کے مولوی حضرات نہ اللہ والوں کی صحبت اختیار کرتے ہیں اور نہ ان کی کتب کا مطالعہ کرتے ہیں، الٹا اللہ والوں کے مخالفین بن بیٹھے ہیں۔

شریعت پر عمل کرو

آپ رح نے فرمایا: میرا مرید وہ ہے جو سنت محمدی و شریعت احمدی پر عمل کرے، جو ایسا نہیں کرتا وہ میرا مرید نہ کہلائے نہ میرے پاس آئے۔ ایسے مرید کی ہمیں کوئی ضرورت نہیں ہے۔(10)

ذکر جلی و ذکر خفی

آپ رح نے فرمایا: اونچی آواز میں ذکر سے دھیمی آواز میں ذکر زیادہ نفع والا ہے۔ حدیث میں بھی ہے کہ:

خیرالذکر الخفی و خیرالرزق مایکفی(11) افضل ذکر وہ ہے جو مخفی ہو، افضل رزق وہ ہے جو ضروریات کو پورا کرے۔

فرمانِ الٰہی ہے کہ:

وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِیْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِیْفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِیْنَ(12)

---

(8) رواہ البیھقی فی فضائل الاوقات، ج ۱، ص ۲۱۹

Rawah-al-Behqi Fi Fazail-ul-Auqat, 1st Edition, p 219

(9) القرآن 2 : 152

Al-Quran 2 :152

(10) نوری، نور علی، "میرے پیر مٹھا رحمتہ اللہ علیہ"، الطاہر، سلسلہ نمبر ۱۹، عذرا عروج پرنٹنگ پریس، حیدرآباد، ۱۹۹۱ء، ص ۱۲۲

Noori, Noor Ali, "Mere Piyare Pir Mitha Sain (R.A)", Al-Tahir 9, Azra Urooj Printing Press, Hyderabad, 1991, p 122

(11) مسند احمد، ج ۳/ص ۴۰۷، صحیح ابن حبان، ج ۴/ص ۱۱۰، ابن شیبۃ، ج ۷/ص ۱۸

Masnad-e-Ahmed, 3rd Edition, p 407, Sahih Ibn-e-Hayan, 4th Edition p 110, Ibn-e-Sheeba, 7th Edition, p 18

"اور اپنے رب کا ذکر کرو اپنے اندر، نیاز مندی اور خشیت کے ساتھ بغیر اونچی آواز کے صبح وشام اور غفلت کرنے والوں میں سے نہ بنو۔"

آپ رح نے فرمایا: ذکر قلبی کیلئے بطور ثبوت آیات موجود ہیں۔ مطلوب و مقصود ذکر نہیں ہے بلکہ مذکور ہے۔ ذکر موصل الی المطلوب یعنی محبوب سے ملانے والا ہے، پھر اونچی آواز میں بھی ذکر جائز ہے، دھیمے بھی جائز ہے، کیونکہ دونوں کے دلائل احادیث میں موجود ہیں، جس کو جو ذکر مرغوب ہو وہ اسی طرح ذکر کر سکتا ہے۔

اہل خانہ کو نماز پڑھاؤ

آپ رح نے فرمایا: اپنے اہل خانہ کو نماز کی تلقین کریں۔ جس کی بیوی یا بیٹی یا بیٹا نماز نہیں پڑھتا تو وہ خود بھی ان کے ساتھ دوزخ میں جائے گا۔

بیٹی کی پیدائش پر غم نہ کرو

آپ رح نے فرمایا: لوگ بیٹی کی پیدائش کو معیوب سمجھتے ہیں، حالانکہ بیٹی اللہ کی رحمت ہیں۔ وہ عورت خوش نصیب ہے، جو پہلی اولاد لڑکی پیدا کرے۔ جس شخص کو تین بیٹیاں ہوں، وہ ان کی اچھی تربیت کرے اور شادی کرائے تو وہ جنتی ہے۔

بیٹیوں کو فروخت نہ کرو

آپ رح نے فرمایا: پیسوں پر بیٹیوں کو بیچنا حرام ہے، وہ پیسے لینا حرام ہے۔ حرہ آزاد عورت کو فروخت کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔

بیٹیوں کو وراثت میں حصہ دو

آپ رح نے فرمایا: ہم نے سندھ میں دیکھا ہے کہ اکثر لوگ بیٹیوں کو وراثت کا حصہ نہیں دیتے۔ یہ حق تلفی ہے۔ اللہ کریم نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

يُوصِيكُمُ اللهُ فِي أَوْلَادِكُمْلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثَيَيْنِ[13]

آپ کی اولاد کے بارے میں اللہ تبارک و تعالیٰ آپ کو وصیت کرتا ہے کہ بیٹے کیلئے دو بیٹیوں جتنا حصہ ہے۔ چاہے ایک ایکڑ زمین ہو تب بھی بیٹی کو اس میں سے حصہ دیا جائے گا۔

بے دین کے ساتھ رشتہ نہ کرو

آپ رح نے فرمایا: رشتہ داری دین داری دیکھ کر کریں۔ اپنے عزیز رشتہ دار اگر بے دین ہیں تو ان سے ہرگز رشتہ داری نہ کریں۔ جس نے اپنی نیک بیٹی کا ہاتھ بے دین کو دیا، اُس نے گویا اس کے حقوق سلب کر دیئے۔

صالح اولاد راحت ہے

آپ رح نے فرمایا: صالح اولاد ماں باپ کیلئے راحت ہے۔ دنیا میں خدمت کرے گی، مرنے کے بعد مغفرت کی دعا کرے گا، جس کا نفع قبر میں ملتا رہے گا۔

وٹہ سٹہ نہ کرو

آپ رح نے فرمایا: بغیر حق مہر کے وٹہ سٹہ کرنا جائز نہیں ہے۔ شریعت میں اس کو شغار کہا جاتا ہے، جس کے مطابق حق مہر کے بغیر وٹہ سٹہ کر کے رشتہ طے کیا جاتا ہے۔

عورت کے فتنے سے بچیں

آپ رح نے فرمایا: عورت کے فتنے سے بچو۔ شیر پنجہ مارے تو جان کو خطرہ ہے، عورت پنجہ مارے تو ایمان کو خطرہ ہے۔

بد نظر سے پرہیز کرو

---

(12) القرآن 7 : 205

Al-Quran 2 : 205

(13) القرآن 4 : 11

Al-Quran 4 : 11

آپ رح نے فرمایا: شیر چلتا ہے تو گردن جھکا کر چلتا ہے، آوارہ کتا یہاں وہاں دیکھتا ہوا چلتا ہے۔ آپ شیر بنو گردن جھکا کر چلو، غیر محرم عورتوں کو نہ دیکھو، بد نظری سے بچو، کیونکہ یہ شیطان کا تیر ہے۔

إِنَّ النَّظْرَةَ سَهْمٌ مِنْ سِهَامِ إِبْلِيسَ مَسْمُومٌ[14] بری نظر شیطان کے تیروں میں سے ایک زہر آلود تیر ہے

آپ نے فرمایا: فقیر پرائی عورتوں سے آنکھیں بند کر لیتے ہیں، لیکن حقیر اس طرح گھورتے ہیں جیسے مولوی کتاب کا مطالعہ کرتے ہیں، اس طرح اس کے ہر ایک عضو کو گھور گھور کر غور سے دیکھتے ہیں۔ فرمایا: اگر پرائی عورت دیکھ کر شہوت ہو تو اپنے گھر آکر اپنی بیوی سے ملو۔

عمل صالح کریں

آپ رح نے فرمایا: وقت ضائع نہ کریں، زندگی کی قدر کریں اور صالح عمل کریں۔ ریلوے اسٹیشن پر مال کے انبار لگے ہوتے ہیں۔ ایک آدمی کرسی ڈال کر بیٹھا ہوتا ہے، دوسرے کام کرتے ہیں۔ کرسی پر بیٹھا آدمی کہتا ہے واہ واہ شاباس شاباس، اور اس کی شاباسی پر مزدور مال کے انبار اٹھا لیتے ہیں۔ فقیر آپ کو شاباسی دے رہا ہے آپ پر اس کا اثر کیوں نہیں ہوتا؟ ہمت کرو، بیماری آگئی یا بڑھاپا آگیا یا پھر موت آگئی تو پھر کف افسوس ملتے رہو گے۔ اگر نیک عمل نہیں کیے تو اس پر افسوس ہو گا کہ زندگی غفلت میں گزار دی۔

منافقین آج بھی ہیں

آپ رح نے فرمایا: ہماری جماعت میں منافقین بھی ہیں۔ ہم انہیں اچھی طرح سے جانتے ہیں، لیکن انہیں ظاہر نہیں کریں گے۔ ان کی ہدایت کیلئے دعا گو رہتے ہیں۔

طالب المولیٰ

آپ رح نے فرمایا: طالب المولیٰ وہ ہے جو اپنے ارادے کو مرشد کے ارادے کے تابع کرے۔ مرید کے معنی بھی یہی ہے کہ اپنا ارادہ بالکل نہ رکھے۔ پیر کے ساتھ مشابہت صورتاً یا معنوی ہونی چاہیے اور اگر مشابہت تام نہ ہو تو وہ حقیقت و باطن میں بعید در بعید ہے، وہ کیسے فائدہ حاصل کرے گا۔

فرمایا: اس طریقے کا دوسرا نام ''انعکاسیہ'' ہے یعنی پیر سے عکس لینا۔ مرشد میں ایسی فنائیت ہو کہ مرشد کا شہود پا جائے اور ظاہر ظہور اس کے ساتھ ہو اور مرشد کی ناراضگی کا خوف دل میں ہو کہ آیا کوئی ایسا کام سرزد نہ ہو جائے کہ مرشد ناراض ہو جائے۔

غیر شرعی کام نہ کرو

غمی خوشی میں غیر شرعی کاموں سے سخت پرہیز کریں۔ فرمایا: موت پر ماتم نہ کرو، خوشی میں ڈھول گانا نہ بجاؤ۔ فرمایا: طہارت دو قسم کی ہے، ایک منہ کی صفائی دوسری منہ کے گناہوں، لغویات و فضول گفتگو سے صادر ہونے والے گناہوں کی صفائی۔

مشائخ کا ادب کرو

ایک بار آپ نماز عصر پڑھنے بیٹھے تو قاری خیر محمد نے اٹھ کر عرض کی، حضرت! اجازت دیں تو جماعت کو ایک عرض کریں۔ آپ نے اجازت دی۔ جماعت سے بولے کہ ادب مرشد ضروری ہے۔ سائیں کیلئے جو کپڑا بچھایا جاتا ہے، اس پر فقیروں کو پیر لگانے نہیں چاہئیں۔ پھر ادب سے متعلق کافی کچھ کہہ کر بیٹھ گئے۔ مٹھا سائیں نے فرمایا: فقیر وادب والا کامیاب ہوتا ہے۔ جس میں ادب نہیں ہے وہ نعمت الٰہی سے محروم رہتا ہے۔ پچھلے بزرگان بے ادبی کرنے والوں کو اپنی جماعت سے نکال دیتے تھے۔

ایک بار ایک بزرگ کی محفل میں آپ کے کسی مرید نے تلسی کا پتا توڑ کر اس کو مروڑ کر پھینک دیا۔ بزرگ انہیں دیکھ رہے تھے۔ اس سے بولے: تم نے پانچ گناہ کیے ہیں:

۱۔ سبز پتا توڑ کر ضایع کیا۔

۲۔ وہ (بزرگ) ذکر کر رہے تھے، اس کو ذکر سے روکا۔

---

(14) المعجم الکبیر للطبرانی، ج۹، ص۱۷

Al-Muajam Al-Kabir Lil Tabrani, 9th Edition, p 17

۳۔ اس کو توڑ مروڑ کے پھینکا، ایک برے کام کا آغاز کیا۔

۴۔ عبث فضول فعل کیا۔

۵۔ میرے روبرو کیا، تمہارے دل میں میری محبت و ہیبت ہوتی تو ایسا نہ کرتا۔ گویا تم بے ادب ہو، جماعت کے لائق نہیں ہو، ہماری جماعت سے نکل جاؤ۔[15]

آزمائشیں وامتحان ضرور آتے ہیں

آپ رح نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے آزمائش وامتحان ضرور لیتاہے، پھر جس کا جتنا بڑا مقام ہوتا ہے، اس سے آزمائش بھی اتنی بڑی لیتا ہے۔

صبر وشکر کرو

آپ رح نے فرمایا: فقیر و نعمتوں پر شاکر بنو، تکالیف پر صابر بنو، جس میں صبر و شکر نہیں وہ فقیر نہیں۔

جنتی و جہنمی کون ہیں؟

آپ رح نے فرمایا: جو لوگ مردم خور، خون ریز، متکبر ہیں، جو بچھو کی طرح لوگوں کو ڈستے رہتے ہیں، وہ جہنم کا ایندھن بنیں گے اور جو صالح، ضعیف، نحیف، مظلوم و متواضع ہیں، وہ جنت کی زینت بنیں گے۔

ماں باپ کے بڑے حقوق ہیں

آپ رح نے فرمایا: ماں باپ کے بڑے حقوق ہیں، اللہ تعالیٰ نے خود قرآن پاک میں فرمایا ہے:

وَ قَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّاۤ اِیَّاهُ وَ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًاؕ-اِمَّا یَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَاۤ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَاۤ اُفٍّ وَّ لَا تَنْهَرْهُمَا وَ قُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِیْمًا(۲۳) وَ اخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَ قُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّیٰنِیْ صَغِیْرًا (۲۴)[16]

ترجمہ: "اور تمہارے رب نے یہ فرض کر دیا ہے کہ اس کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کرو اور اپنے ماں باپ کے ساتھ احسان کرو۔ اگر ان میں ایک یا دونوں تمہارے پاس بڑھاپے کو پہنچیں تو انہیں اُف بھی نہ کہو اور نہ ہی انہیں جھڑکو اور ان سے اچھا بولو، اس کیلئے اپنے رحم کے پر کھول دو اور کہہ دو کہ اے اللہ ان پر رحم فرما جیسے انہوں نے مجھے بچپن میں پالا تھا۔"

مقتول کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں

آپ رح نے فرمایا: جو کمزور و مظلوم قتل کیا جاتا ہے، اس کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں، سوائے قرضے کے۔ فرمایا: خونی شخص جس طرح کسی اور کو قتل کرتا ہے ایسا عذاب اس کو ہوتا رہے گا۔ مثلاً مقتول کو کلہاڑی سے مارا ہے تو قیامت تک اس کے عضو اسی طرح کاٹے جائیں گے۔

غیر کی محبت ختم کرو

آپ رح نے فرمایا: وہ ذکر الٰہی ہی ہے جو اندر ہی اندر غیر کی محبت ختم کرتا ہے اور اللہ کی محبت پیدا کرتا ہے، تاوقتیکہ اللہ کی محبت کے سوا اندر میں کوئی محبت باقی نہیں رہتی۔

خشوع خضوع کے ساتھ وضو کرو

آپ رح نے فرمایا: وضو اچھی طرح خشوع خضوع کے ساتھ کرو۔

پاخانہ میں قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کر کے نہ بیٹھو۔

---

[15] کرم اللہ، محمد، "سوانح حیات حضرت خواجہ محمد عبدالغفار رحمۃ اللہ علیہ"، جامعہ مدینتہ العلم، صالح آباد، کراچی، رجب ۱۴۳۱ھ، ص ۳۴۵

Karamullah, Muhammad, “”Sawaneh Hayat Hazrat Khuwaja Muhammad Abdul Ghaffar (R.A)”, Jamia Madina-tul-Ilm, Saleh Abad, Karachi, Rajab 1431, p 345

[16] القرآن 17: 13-14

Al-Quran 17 : 13-14

وضو اونچی جگہ پر کرو، پیشاب نرم جگہ پر کرو۔

پیشاب کے قطروں سے پرہیز کرو کہ پیروں یا کپڑوں کو نہ لگنے پائے۔

عذاب قبر کا آغاز وہاں سے ہوتا ہے جہاں پیشاب کے قطرے لگیں۔

چغل طوری بھی عذاب قبر کی وجہ ہوتی ہے۔

روزے میں استنجاء کریں تو کشادہ ہو کر نہ بیٹھو کہ پانی اندر چلا جائے روزہ مکروہ ہو جائے گا، باقی روزہ نہ ہو تو مقعد کو اچھی طرح سے دھولو۔

اولاد کو مسئلے نہیں سکھلاؤ گے تو روز قیامت آپ سے حساب ہو گا۔ آپ کے روزے نمازیں کافی نہیں ہو نگی۔

حج پر جانے سے پہلے اس کے مناسک سیکھو

آپ ؒ نے فرمایا: اگر حج فرض ہو جائے تو ادائیگی میں تاخیر نہ کرو۔ اگر فرض نہیں ہے تو حج پر نہ جاؤ اور جاؤ تو پہلے اس کے مسائل سیکھو پھر جاؤ۔ حج کے سفر کے دوران نمازیں قضا نہ کی جائیں۔

اللہ والوں کے قریب رہیں

آپ ؒ نے فرمایا: اللہ والوں کی بیعت کر کے ان سے فیض حاصل کرنا چاہئے۔ اللہ والوں کے قریب ہونا اللہ کے قریب ہونا اور ان سے دور ہونا اللہ سے دور ہونا ہے۔ اگر تم پتھر ہو تو سنگ مرمر بن جاؤ گے۔ جب کسی اللہ والے کے پاس جاؤ گے تو موتی بن جاؤ گے، لیکن اللہ والوں کے قدر شناس آج دنیا میں کم رہ گئے ہیں۔

حقیقت ایمان مرشد کے پاس ملے گی

آپ ؒ نے فرمایا: ایک ہوتی ہے صورت ایمان، دوسری ہوتی ہے حقیقت ایمان۔ حقیقت ایمان بغیر مرشد کامل کے ہر گز نہیں مل سکتی۔

اولیاء اللہ کا انکار نہ کرو

آپ ؒ نے فرمایا: پہلے علماء اللہ والوں کا انکار نہیں کرتے تھے، اب ایسا نفسانی دور آگیا ہے کہ عالم خود بھی فائدہ حاصل نہیں کرتے اور دوسروں کو روکتے ہیں۔ اللہ والوں کا انکار خراب ہے، یہ محرومی کی وجہ بنتا ہے۔

عورت کو "کاری" کر کے قتل نہ کرو

آپ ؒ نے فرمایا: او سندھیو! او بلوچو! آپ زیادہ غیرت مند ہو یا اللہ زیادہ غیرت مند ہے؟ اگر زنا ثابت ہو جائے تو اللہ کا حکم ہے کہ اس کو لاٹھی، کلہاڑی یا بندوق سے نہ مارو، بلکہ پتھر برسا کے مارو۔ ایسی کڑی سزا زانی کیلئے رب نے مقرر فرمائی ہے، لیکن زنا ثابت ہو تب۔ اس کیلئے چار گواہ ہوں، وہ بھی چشم دید گواہان ہوں، باقی صرف شک کی بنیاد پر عورت کو کاری کر کے قتل کرنا کہاں جائز ہے؟ قرآن پاک میں کہاں لکھا ہے کہ محض شک و شبے کی بنیاد پر قتل کرو۔ سورہ نور پڑھ کر دیکھو کہ رب کا فرماتا ہے۔

تعویذات کا اثر اس پر ہو گا جس کو یقین ہو گا

آپ ؒ نے فرمایا: کبھی تعویذ باندھنے سے درد بڑھ جاتا ہے، پھر لوگ بے اعتقاد ہو جاتے ہیں۔ تعویذ اتارنا نہیں چاہئے۔ تعویذ کا اثر اس پر ہوتا ہے جو اعتقاد رکھتا ہو۔

خواتین کا ایک دوسرے کے ساتھ خلط ملط ہونا

آپ ؒ نے فرمایا: ایک عورت کا دوسری عورت کا جسم دیکھنا جائز نہیں ہے۔ فرمایا: ایک عورت کی زچگی ہوتی ہے تو ساری خواتین آکر جمع ہو جاتی ہیں، یہ ہر گز جائز نہیں ہے، البتہ دائی بقدر ضرورت دیکھ سکتی ہے۔ فرمایا: ایک عورت دوسری عورت کے ساتھ یا ایک مرد دوسرے مرد کے ساتھ ایک ہی بستر میں نہ سوئے۔ ماں اپنی بالغ بیٹی کے ساتھ لپٹ کر نہ سوئے۔

روحانی امراض کا علاج کراؤ

آپ رح نے فرمایا: جسم بیمار ہوتا ہے تو اس کے علاج کیلئے کتنی کوشش کرتے ہو، لیکن روحانی امراض کا علاج کیوں نہیں کراتے؟ جسم بیمار ہوا تو موت کا خطرہ ہے لیکن دل بیمار ہوا تو ایمان کا خطرہ ہے۔ لاکھوں جانیں ایمان پر قربان کرنی چاہئیں۔ پھر بتلاؤ کہ اس کا علاج کرانا چاہئے کہ نہیں؟ اس کا علاج مرشد کامل کے پاس ہوگا۔ آپ کہو گے کہ ہمارے اپنے پیر ہیں۔ سنو وہ بے چارے خود مریض ہیں آپ کا علاج کیا کریں گے۔ آپ تو پھر بھی نماز پڑھتے ہو، وہ نماز سے بھی غافل ہیں۔[17]

پیر کے معنی کیا ہیں؟

آپ رح نے فرمایا: پیر فارسی زبان کا لفظ ہے، جس کے معنی ہیں بڑھا۔ بڑھا دنیا کے کاموں میں ہوشیار ہوتا ہے۔ مرشد کو پیر اس لیے کہا جاتا ہے کہ وہ دین کے کاموں میں عاقل و ہوشیار ہوتا ہے۔ مرشد کے معنی ہیں سیدھے راستے پر چلانے والا۔

چوری نہ کرو

فرمایا: چوری نہ کرو، چور تب تک پاک نہیں ہوتا، جب تک کہ اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جاتا۔

سچے دل سے توبہ کرو

فرمایا: سچے دل سے توبہ تائب ہو جاؤ، توبہ کرنا ایسا عمل ہے جس سے گناہ معاف تو ہوتے ہیں لیکن وہ نیکیوں میں بدل جاتے ہیں۔

تصاویر کی مخالفت

پیر مٹھا سائیں رحمت اللہ علیہ تصویر کھنچوانے کے سخت مخالف تھے۔ یہاں تک کہ حویلی میں ایسی ماچس بھی رکھنے نہیں دیتے تھے جس پر جانور کی تصویر ہو۔
پیر خواجہ محمد عبدالغفار رحمت اللہ علیہ کی تعلیمات میں اس کے علاوہ اور بھی کئی اقوال زریں شامل ہیں، جن پر عمل کر کے ہزاروں لوگ فیضیاب ہوئے۔ ذیل میں ان کے کچھ قیمتی اقوال پیش کیے جاتے ہیں:

دوستی رکھو تو اللہ کی خاطر خواہ وہ آپ کیلئے اجنبی ہو۔ دشمنی رکھو تو اللہ کی خاطر، خواہ وہ آپ کا اپنا ہو۔

زبانی اقرار کرنا آسان ہے، لیکن اس پر عمل کر کے دکھانا بے حد مشکل ہے۔

دوسروں کی تکلیف کو اپنی تکلیف جانو۔

اپنے والدین کا پورا خیال رکھو۔ اپنی استطاعت کے مطابق انہیں اچھا لباس اور اچھی خوراک مہیا کرو۔

رسم و رواج کے پابند نہ بنو، شریعت پاک پر عمل کرو۔

خوشی و غمی شریعت محمدی کے مطابق کرو۔

شادی کے موقع پر ڈھول تاشے نہ بجاؤ۔ گانے گانا، سہرا باندھنا اور دوسری فضول رسموں کو ترک کرو۔

غیر شرعی شادی میں شرکت نہ کرو، ایسی شادی کا کھانا اپنے کتے کو بھی نہ کھلاؤ۔

صفات رزیلہ و عادات قبیحہ مٹ جائیں اور اوصاف حمیدہ و اخلاق سعیدہ نصیب ہو جائیں تو یہ ذکر جاری ہونے کی نشانی ہے۔

جب دل میں ذکر جاری ہوتا ہے تو گناہوں سے نفرت اور نیکیوں سے محبت پیدا ہو جاتی ہے۔

دشمن سے انتقام نہ لو نہ ہی اسے بد دعا دو۔ اپنا معاملہ اللہ کے حوالے کر دو۔

مخالفین کی مخالفت سے نہ ڈرو۔

اہل ذکر اللہ کے محبوب ہیں۔

---

(17) سومرو فتح محمد، بخشی، ''گنجینہ حیاتِ غفاریہ''، سندھو پرنٹرز، حیدرآباد، ۱۹۷۴، ص ۷۵
Soomro, Fateh Muhammad, Bakhshi, “Ganjeen-e-Hayat-e-Ghaffaria”, Sindhu Printers, Hyderabad, 1974, p 75

اللہ والوں کے دشمنوں کو خود اللہ تعالیٰ مغلوب و مقہور کرتا ہے۔

ہمارے طریقے میں محبت و ریاضت نہیں ہے، صرف محبتِ شیخ اور تصورِ شیخ درکار ہے۔

وقت انتہائی قیمتی خزانہ ہے، اس کو برباد نہ کرو۔

دنیا کے طالب بنو گے تو نہ دنیا ملے گی نہ رب ملے گا۔ اللہ کے طالب بنو گے تو اللہ بھی ملے گا اور دنیا بھی آپ کے پیچھے بھاگے گی۔

خوشی کے موقع پر تالیاں نہ بجاؤ، تالیاں بجانا جاہلوں کا کام ہے۔

تمباکو، بیڑی اور سگریٹ وغیرہ نہ خود استعمال کرو نہ اس کا بیوپار کرو۔

خبردار! بدعتی انسان کو پیسے کی خیرات بھی نہ دو۔

مولوی، عالم و پیر دو وقت روٹی کھائیں، کیونکہ حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی دو وقت روٹی کھانا ثابت ہے۔

اہل اللہ کی صحبت نفلی عبادات سے بہتر ہے۔

پیر کا کمال اس کے مریدین سے معلوم ہوتا ہے۔

دل میں شکستگی پیدا کرو، اللہ کا قرب شکستہ دلوں کو نصیب ہوتا ہے۔

اہل دل لوگ وہ ہیں، جن کے دل زندہ و روشن ہوں۔

افسوس ان دلوں پر جو عشق الٰہی سے محروم اور لذتِ درد سے خالی و غافل ہیں۔ (18)

خلاصہ

اس مقالے کا موضوع خواجہ محمد عبدالغفار، جنہیں پیر مٹھا سائیں رح کے نام سے بھی جانا جاتا ہے، کی علمی خدمات پر مبنی ہے۔ اس مقالے میں اس بات کا جائزہ لیا گیا ہے کہ پیر محمد عبدالغفار کی تعلیمی خدمات سے کمیونٹی کا طرز زندگی اور کردار کیسے متاثر ہوا، نیز اس بات پر روشنی ڈالی گئی ہے کہ ایک خوش کن، نظم و ضبط کا نظام کیسے قائم ہوا۔ مقالے میں بتایا گیا ہے کہ کس طرح رحمت پور میں تقویٰ، پاکیزگی اور شریعت کی پابندی پر توجہ کے ساتھ ایک منفرد کمیونٹی کی بنیاد رکھی گئی۔ حکومت نے باجماعت نماز پر ضوابط نافذ کیے، موسیقی سے متعلق تقریبات ممنوع قرار دی گئیں، اور شریعت کی بنیاد پر تنازعات کو حل کرنا معمول تھا۔ پورے رمضان میں فراہم کی جانے والی ہدایات اور تربیت کا بھی احاطہ کیا گیا ہے، جس میں تمام جنس کے لوگوں کے لیے مذہبی ہدایات کی اہمیت پر زور دیا جاتا ہے۔ اس میں یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ کس طرح پیر عبدالغفار کی تعلیمات لوگوں کی زندگیوں کو بدل سکتی ہیں، اخلاقیات کو برقرار رکھ سکتی ہیں اور روحانیت کے احساس کو فروغ دے سکتی ہیں۔ اس مقالے میں پیر عبدالغفار کی تعلیمات اور حکیمانہ نصیحتوں کا گہرائی سے مطالعہ کیا گیا ہے، جس میں حقیقی عقائد رکھنے، اللہ کو یاد کرنے، اور شرعی ضوابط پر عمل کرنے کی اہمیت پر زور دیا گیا ہے۔ پیر عبدالغفار کی تعلیمات اور طرز عمل کا بغور جائزہ لینے سے، اس مقالے میں ان گہرے اثرات کو واضح کرنے کی کوشش کی گئی ہے جو ان کی روحانی رہنمائی نے افراد اور معاشرے پر بڑے پیمانے پر ڈالے ہیں۔

نتائج

۱۔ خواجہ محمد عبدالغفار رح تعلیم، تبلیغ و صحبت کے زیر اثر عوام الناس سے شدت پسندی کا خاتمہ ہوا۔ لوگوں میں صبر تحمل و خیر خواہی کے جذبات پروان چڑھے۔ یہی وجہ ہے کہ نہ صرف پاکستان بلکہ بیرون ملک سے لوگ جوق در جوق ان کے صوفیانہ آستانے کی سلامی بھرنے والے مرید و معتقد نظر آتے ہیں۔

---

(18) سیال، غلام یاسین، ڈاکٹر، ''مرشد کا تبلیغی احوال''، الطاہر، سلسلہ نمبر ۱۲، عذرا عروج پرنٹنگ پریس، حیدرآباد، ۱۹۹۴ء، ص ۲۱

Siyal, Ghulam Yaseen, Dr., "Murshid Ka Tableeghi Ahwal", Al-Tahir-12, Azra Urooj Printing Press, Hyderabad, 1994, p 21

۲۔ خواجہ محمد عبدالغفارؒ کی تعلیمات کی وجہ سے اس دور میں معاشرتی عدم مساوات کا خاتمہ اور اخوت و بھائی چارے کا قیام عمل میں آیا۔

۳۔ پیر مٹھا سائیں انیسویں صدی کے مشہور ولی اللہ، سندھ کے مجذوب و ابدال رہے ہیں۔ ان کا شمار صاحب کرامات بزرگان میں ہوتا ہے۔ ان کی کئی کرامات و پیشنگوئیاں مشہور ہیں۔ ان کی تعلیمات کے زیر اثر سندھ کے دیہی علاقوں کے لوگوں میں دینی شعور و آگہی پیدا ہوئی، جس کی وجہ سے کئی معاشرتی برائیوں کا خاتمہ ممکن ہوا۔

۴۔ پیر مٹھا سائیں کی تعلیمات کا ہی اثر تھا کہ خواتین میں بھی دینی سمجھ آئی۔

۵۔ پیر مٹھا سائیں نے اپنی تعلیمات میں عورت کو غیرت کے نام پر ''کاری'' کر کے قتل کرنے سے بھی سختی سے منع فرمایا، جس کے نتیجے میں معاشرے میں کافی اصلاحات ہوئیں۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 4.0 International (CC BY-NC-SA 4.0)